انتقاد

تعرف : ۔ مترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب، حجم ۲۶۴ ، مجلد مع گرد پوش ، قیمت ۱۵ روپے ۔ ملنے کا پتہ : المعارف ، گنج بخش روڈ ، لاھور۔

اصل کتاب عربی میں " التعرف لمذھب اھل التصوف " مصنفہ امام تاج الاسلام ابوبکر محمد بن ابی اسحق ابراھیم بن یعقوب الکلاباذی البخاری (المتوفی سنہ ۳۹۰ ھجری تقریباً) کی تصنیف ھے جو صوفیاء کے عقاید و افکار پر قدیم ترین اور مستند کتاب سمجھی جاتی ھے۔ اور اس حد تک اسے مستند اور اھم کتاب قرار دیا گیا ھے کہ شیخ شھید سھروردی متوفی سنہ ۵۸۷ ھ کا یہ قول زبان زد ھے:۔

لولا التعرف لماعرف التصوف

یعنی اگر یہ کتاب التعرف نہ ھوتی تو تصوف کی شناخت نہ ھوتی۔

کتاب کا موضوع ، اور اس کی تصنیف سے کیا مقصود ھے، بقول مترجم یہ کتاب کے نام ھی سے ظاھر ھے۔ وہ اپنے فاضلانہ مقدمہ میں بیان کرتے ھیں:

> " جب ھم اصل کتاب کو لیتے ھیں تو کتاب کے نام سے ھی کتاب کے لکھنے کی وجہ سمجھ میں آجاتی ھے ۔ کتاب کا نام التعرف لمذھب اھل التصوف ھے۔ لوگوں کو صوفیاء کے مذھب سے روشناس کرانا چاھتے ھیں ۔ سوال یہ پیدا ھوتا ھے کہ اس کی ضرورت کیوں پڑی ۔ آربری (مشھور مستشرق جنھوں نے اس کتاب کا متن اور انگریزی ترجمہ شایع کیا ھے) نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا ۔ خود مصنف نے نہ واضح الفاظ میں نہ اشارۃ اس کا ذکر کیا ھے ۔ مگر میرے نزدیک اس کتاب کے لکھنے کی یوں ضرورت محسوس ھوئی کہ اس دور میں غلط کار اور جعلی صوفیا نے اس فرقہ کو

بدنام کر رکھا تھا۔ وہ اپنے غیر شرعی اعمال اور اپنے الحاد اور
زندقه کو تصوف کے رنگ میں پیش کرتے اور اپنے ظاهری زهد اور
عبادت کی آڑ لے کر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے، اور بعض لوگ ان
کو بدنام کرنے کی نیت سے وہ عقاید ان کی طرف منسوب کر دیتے
جن سے ان کا دامن پاک ھوتا۔ اس بات میں اس زمانه میں کرامیه
پیش پیش تھے"۔

مصنف نے بغیر کسی فرقه یا فرد کو مورد ملامت بنائے، صوفیاء کے عقاید و اعمال پیش کر کے ثابت کیا ھے کہ صوفیوں کے عقاید میں کوئی ایسی چیز نہیں ھے جسے اهل سنت کے عام عقاید سے مخالف قرار دیا جاسکے۔ خود امام کلاباذی ایک حنفی فقیه محله کلاباد شهر بخارا کے رهنے والے تھے، اور عقاید و اعمال میں سنی اور مسلک فقه میں حنفی تھے۔

اصل عربی کتاب مع ضخیم فارسی شرح از اسمعیل بن محمد بن عبد الله المستملی (المتوفی سنه ۴۳۴ ھ) سنه ۱۳۳۰ ھ مطابق سنه ۱۹۱۲ ع میں مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی تھی۔ اس کا ایک نسخه ادارهٔ تحقیقات اسلامی اسلام آباد میں داخله نمبر ۳۴۱۰ پر موجود ھے۔ اس کے بعد پروفیسر آربری صاحب نے اس کی تصحیح کر کے سنه ۱۳۵۲ ھ مطابق سنه ۱۹۳۳ ع میں شایع کیا۔ لیکن شاید انہیں پہلی اشاعت کی اطلاع نہیں مل سکی اس لئے انہوں نے اپنی اشاعت کو اولین اشاعت قرار دے دیا۔ اور اصل عبارت کی پوری طرح تصحیح بھی نہیں کر سکے۔ پھر اسی غلط نسخه سے انگریزی میں ترجمه کر کے سنه ۱۳۵۴ ھ مطابق سنه ۱۹۳۵ ع میں اپنا ترجمه شایع کر دیا۔ آربری صاحب کی اشاعت اور لکھنؤ کی اشاعت کے مابین بائیس سال کی مدت میں یه کتاب دو بار مطبع عیسی البابی الحلبی قاهره سے بغیر تحقیق چھپ کر شائع ھوئی، لیکن شاید ان مطبوعه نسخوں کی اطلاع بھی جناب آربری صاحب کو نه ھوسکی۔ سنه ۱۳۸۰ ھ میں ڈاکٹر عبد الحلیم محمود

اور جناب طه عبد الباقی سرور نے دو قلمی نسخوں اور دیگر ذرائع سے تحقیق کر کے اس کتاب کا ایک اچھا نسخہ زیر صفحہ قیمتی اضافوں اور حوالوں کے ساتھ مطبع عیسی البابی قاہرہ سے شایع کیا ہے۔ یہ نسخہ کتب خانہ ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد میں داخلہ ۸۳۴۸ پر موجود ہے۔ غالباً یہ نسخہ فاضل مترجم کی نظر سے نہیں گزرا۔ ورنہ تصحیح متن کے سلسلہ میں وہ اس کا ذکر ضرور کرتے۔

بہر حال فاضل مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب نے نہ صرف یہ کہ نہایت عمدہ اردو ترجمہ کیا ہے بلکہ مقابلہ کر کے جناب آربری کے نسخہ کی تصحیح بھی کی ہے۔ اور ترجمہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اصل متن کی پوری تصحیح بھی کی جائے ورنہ ترجمہ غلط ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب ایک کہنہ مشق فاضل اور تجربہ کار مترجم ہیں۔ وہ اس سے پہلے ابریز، بلوغ الارب اور رسالہ قشیریہ کے اردو تراجم بھی کر چکے ہیں۔ مترجم نے اس ترجمہ پر ایک مختصر مگر فاضلانہ مقدمہ بھی لکھا ہے جو کتاب اور مصنف کے متعلق گرا نقدر معلومات پر مشتمل ہے۔ اور فاضل مترجم کی محققانہ مساعی کا آئینہ دار ہے۔ یہ ترجمہ اردو زبان میں ایک اچھی اور مستند کتاب کا ایک مفید و کار آمد اضافہ ہے۔ اس سے یہ واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ بہت سی باتیں جو صوفیاء کی طرف منسوب ہیں صحیح نہیں ہیں۔

عبدالقدوس ہاشمی